اک ان کہی فریاد

میری ممّا مجھے نہیں مارو
میری ممّا مجھے بھی جینے دو
میں بھی اک جان ہوں، دھڑکتا ہوں
مجھ کو دنیا کو دیکھ لینے دو
تم نہیں چاہتیں تو یونہی سہی
میں تمھیں 'ماں' نہیں پکاروں گا
مجھ کو گلیوں میں پھینک آنا تم
کوئی راہگیر تو اُٹھا لے گا
آشرم تو کوئی جگہ دے گا
کوئی آنچل تو ممتا دے گا
میں وہاں کے انیک بچوں میں
ایک بچے کی طرح کھیلوں گا
جو لکھا ہے مرے مقدر میں
اس کو باہیں بڑھا کے لے لوں گا
میں کبھی تم سے کچھ نہ مانگوں گا
ہاں مگر آج اتنی بنتی ہے
زندگی میں نے تم سے پائی ہے
میری ممّا مجھے بھی جینے دو
میری ممّا مجھے نہیں مارو!

نیر صدرالدین
509، پاکٹ ای، میوروہار، فیز-2، دہلی-110091

حُبُّ الوطنی اور انسان

میرا بھی یہ دیس ہے
اُن کا بھی اِک دیس ہے
مجھ کو مِرا دُلارا ہے
اُن کو اُن کا پیارا ہے
وطن پرستی لازم ہے
حُبُّ الوطنی لازم ہے
میں سرحد پر جاتا ہوں
اُنھیں مقابل پاتا ہوں
میں چاہوں وہ مٹ جائے
اُس کا حصّہ مل جائے
کشمکش کی حالت ہے
ہر اِک کی یہ عادت ہے
اپنی بھلائی چاہوں میں
سب کی برائی چاہوں میں
خاکی حصّہ کی خاطر
قطعۂ ارضی کی خاطر
ذہنوں میں شیطان ہے
انساں لہو لُہان ہے
انساں سے مٹی پیاری
عقل گئی میری ماری
میں بھی نسل انسان کی
وہ بھی نسل انسان کی
یاں بھی آدم رہتا ہے
واں بھی آدم رہتا ہے
ٹکڑا کیوں دَرکار ہو
کُل دھرتی سے پیار ہو
حُبُّ الوطنی اعلا ہے
حُبّ الانساں بالا ہے
یہ ہی میرا ہَے اعلان
گر سمجھے تو اَے عرفانؔ

عرفانؔ اسارہوی، گلی پولیس چوکی، اسارہ، باغپت (یوپی)